

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ رحیمہ بجا لیا خط ملا زمان با گدا و قدرت اعلیٰ حضرت
قدر قدرت بندگا نعلی متعالی خلد شد ملک سلطنت

ہے یہ اپا قدرت پروردگار

ہو نہ کیوں حاصل شہر کو افتخار

پر کہاں یہ ہم عقل و اقتدار

اپنی قدرت کو کیا ہے آشکار

شان حق مجبور کو ہے اختیار

ذات انسان میں نہان و آشکار

حق نے مخلوقات پر بختا ترف

یوں تو مخلوق اس کے پہنچ بر نور

خاک کے پیادے رت پاکرے

رکھی ہے تقدیر میں تدبیر ہی

دست انسانین جو ہوتا ہے، سیر	شیر بخاتا ہے مسکین گہوار
فیل کے آگے بشر کیا ہیں مگر	دائیکر ہوتے ہیں گردن سپور
مین بشر اہل زمین پرانیہ ہے	حال برج و نجم گردن آشکار
بیٹہ کریہان سے ہزاروں کموت	صافیا تو نکا لگا دیتے ہیں تار
انفرض انسان کے علم و عقل میں	ہیں کرامات اسطرح کے بشمار
علم سے معقول بٹتا ہے بشر	علم سے ہوتا ہے انسان شہسوار
ہر نبی آدم بدولت علم کے	خلق میں ہوتا ہے خدا اعتبار
علم کرتا ہے درست اخلاق کو	طبع میں آتا ہے خلق و نگار
نام اہل علم کا سنا نہیں	رہتی ہے تصنیف و نکی یادگار
ہوتے ہیں جو اہل علم و کمال	قدردان ہوتا ہے اولیاء تاجدار

<p>گر رقم کیجے تو دفتر میں ہزار مطلع ثانی ہو روشن مہر وار</p>	<p>مرتبہ بخشے ہیں وہ اللہ نے ہے مناب مخاطب جو حضور</p>
<p>مطلع</p>	
<p>سیف تیری ہے حبیب الفقار کب حصار شہر پر ہے انحصار چشمہ شیریں نہال باردار آگے تیرے فیض کے اے شہزاد لاکھ نخل تیار پر تیرے ثمار جو کہ کھٹتا ہی نہیں ہری بہار فضل حق سے حسین دایم ہمار</p>	<p>تو ہے محبوب علی ای ہریار خلق ہے محفوظ تیرے اس میں فیض اکتا ہے تر کھٹے عجب مال کیا چشمہ ہے کہ با اس لیا لاکھ چشمے فیض پر تیرے فدا فیض کا تیرے وہ دریا رواں تیری بخشش کا وہ باغ عام ہے</p>

لاکھوں گہر بیٹھے ہوئے آرام سے
 کب میں شامان جہان میں پیہم
 پہر نہ کیوں دایم ہے آباد ملک
 کیوں نہ تیرا بخت ہو دایم بلند
 بار الہا بہر محبوب الہ
 تجھ سے جو حاجت ہو کرتا ہو برائے
 خوش و یسعید کو طالع رہے
 میر عثمان علی خان جو کہ ہے
 ہوسدا مقبول شاہ لافقی
 یا خدا اس ایک سے اکیس ہوں

پل ہے مین بندگان کردگار
 تو ہے شامان شحابِ فرگار
 کیوں ہے شامانی تیری برقرار
 کیوں نہ تیرا بخت ہو دایم بلند
 رکھہ ولی نعمت کو میر کا گنگا
 تیرے بندو کا ہے وہ حاجت برار
 زیرِ ظلِ سایہ پروردگار
 راحت جان نور چشم شہر یار
 نوجوان شہزادہ والا تبتا
 نو نہال تہ سدا ہو پرتما ر

اسن مین اللہ کے دائم ہے	ہو دعائے مقبلان انکا حصار
خیر خواہ سلطنت باقی رہن	خاین و بدخواہ ہو معدوم و خوار
لطف شدہ سے تیرے جاگین نصیب	دانش آخر عمر اب اچھی گزار

آغاز مثنوی

خطا بمشردہ آفاق بنو ام عثمان بن دہلوی عہد اللہ
خطا بمشردہ آفاق بنو ام عثمان بن دہلوی عہد اللہ

اے دریکدانہ بحشر ہی	ہو ہمایون سایہ نعل اللہی
آفتاب آسمان آصفی	احت جان جہان آصفی
گلبن گلزار ریآن نظام	نور عین و راحت جان نظام
اے ہمایون در تاج خسروی	پیر و رسل شدہ والا شوی
حق نے اس گہرین بنائیں نہیں	جد و ابا ہوئے آئے مین رئیس

دہرین سرسلسلہ میں آپ کے	شیخ ذریعہ تبت شہاب الدین ہو
سہروردی عارف عالیجناب	اولیاء اللہ میں جو تھے فیضیاب
اونکی اولاد آپ کے اجداد تھے	خسروان ہند جنہے شاد تھے
صاحب عزم و خرد میں لڑداد	کی ہے اکثر حکم اس نے بلاد

ذکر خیر نظام الملک آصف جاہ اولیٰ منعقبات

جد علی آپ کے اسے ماہ تھے	جو نظام الملک آصف جاہ تھے
مادری جد اون کے سعد خان	تھے وزیر اعظم شاہ جہان
جد تھے عابد خان جو تولا فی میر	ہند میں اگر ہوے وہ جائگیر
عہد عالمگیر کے گلشن کے گل	ہفت ہزاری منہ صبی و صدر کل
غازی الدین خان جو تھے فیروز جنگ	وال آصف جاہ کے بابوش بنگ

آئے عالمگیر کو ایسے پسند	کہتے تھے فرزند بلکہ ارجمند
حاکم گجرات ہو کر بعد از ان	تا دم آخر رہے وہاں حکمران
الغرض بد آپ کے ایوان شاہ	یعنے آصفیہ خلد آرام گاہ
تھے وزیر خاص شہنشاہ ہند	مہر شہنشاہ تھے یہ تباہ ہند
سب اعزہ اور امیہ ان کرام	مثل خوردان انکو کہتے تھے سلام
ہندین لاکھوں جبری جبار تھے	پر یہاں سب کے سپہ سالار تھے
بارہا تھے جان پر کیلے ہوئے	کیسے کیسے معرکے جھیلے ہوئے
اہل مینا و صاحب تدبیر ہی	فضل حق سے اوچیر تقدیر ہی
لکھنؤ اور سو بجات بند پر	حکمرانی کی ہے با صد کرو فر
لیکن آخر زیر حکم مجتہد	آئے چہ صوبے دکن کے کی قلم

قابلیت فطرتی تدبیر کے	تربیت پر اویسہ عالمگیر کے
حسن و نام ہو گیا اطلاق میں	کیون نہ شہر ہو یہ ہر فاق میں
منظم اشبح بدترزی بسم	شہر وار عرصہ سیف و سلم
مکتہ دان و مکتہ فہم و مکتہ سنج	سینہ اقدس تہایا حکمت کا گنج

وصایائے مغفرتاب

ہے نمونہ عقل انسان کا سخن	عقل کی مقیاس ہے گویا سخن
کی وضعیت ہے جو کچھ فہم نہ کو	میں جو ہر ب وہ دانشمند کو
ہے از آنجملہ پادشا و حضو	عقل انسان میں تا مل ہو ضرور
خوشہ گندم ہے انسان بجوار	جوز رعیت سے ہون پیدا بشمار
بانی بنیاد انسان ہے ال	انہدام اسکا سدا سر ہے گناہ

ہے یہ سنگین امر قاضی پر کہین	قتل مجرم کا نہ بخود حکم دین
خلق کے وابستہ ہیں ہم جو کام	محض افضالِ الہی سے تمام
انتظام ملک کی پرہیزگری	پہلے حق کی بندگی ہو ذکر ہو
کام ہر اک وقت پر ہوتا ہے	منقسم اوقات کو اپنے کمرے
دین و دنیا کے ہونے کیا آج کام	دل سے اپنے آپ پوچھے وقت نام
عاقبت محمود ہو سرور ہو	وقت جنگلے اس طرح مامور ہو
ہے بزرگوں کی دعاؤں سے پیا	جانیو اس پادشاہی کی بنا
ہو سدا تعظیم کا اون کے خیال	جو ہیں صاحب باطنان بالکمال
تاریا ست پر ہو افضال خدا	پاٹھے یعنی فقروں کی دعا
اور قدیمی ہے یہ مخلوق کریم	ہیں زمین و آسمان دونوں قدیم

پس سمجھ کر ساری پنی ہی زمین	یاں کسی کا حق تلف کیجو نہیں
مہو لکا طحق موروثی مدام	تا تمہارا ہی رہے حق مستدام
میں بغیر از کبریا سبے بقا	کی نہ دینا نے کسی سے ہی فا
پس کرین حکام ایسے کام نیک	جس سے رجحان جہانین نام نیک
اس کن میں سچے چہرہ صوبہ نکا شمار	اور ہے تار بخون سے یہ رہی آشکار
تہا ہر اک صوبیکا ایک اک پادشاہ	مستقل اور صاف جاہ و سپاہ
اب و صوبے عہد عالمگیر سے	زیر و بان ایک کے رہنے لگے
رقہ رقبہ پہر بفضل کردگار	یا گئی وہ سلطنت مجہ پر قرار
حق نے خلقت کا جو لطف عطا	چندے مجہ عامی کو حاکم کر دیا
مجہ سے تا اندم جہا تک سکی	پاسبانی بندوں کی اور قدر کی

رکتے حاکم سب شفقت کی نظر	ہوسدا ہر خاندان سے باخبر
ہو مسلمان یا کربند کو کوئی ہو	کام حب حوصلہ ہر اک سے ہو
ہو مین باری باری سے کامیاب	پر ہو یہ ملحوظ وقت انتخاب
مرا دانے کو نہ اعلیٰ کام دین	اور نہ ادنیٰ کام ہی اعلیٰ سے لین
بیدلی ہے یہاں تو دمان نیت خراب	کام دونوں سے ہر صورت خراب
دیکھے حدیث ہوں نہ اے بیخبر	لین خبر ہر اک کی مخفی طور پر
ہوں خصلتوں میں ضلوع پر جو عہدہ دا	بیخراؤن سے نہ رہنا زینہار
دین نکو کاروں کو نیکی کی جزا	جو کرین بد کام اذکو دین سزا
واقف احوال رعیت سے نہو	سب سے بڑھ کر یہ ہر ضرے شاہ کو
کیجو چھوٹے بہاؤ یوں کو پرورش	خارجہ سے تا نہو دل میں خلش

<p>ہو ہمیشہ اونکی قدر و منزلت رعب شاہی کو ہے نقصان بیشمار یعنی عازم جانب جنت ہو گیارہ سو اسیٹ تہا وہ سال وفات^{۶۱} اکہزار آشتی پہ دو پجری تہا سن پادشاہی کے ہے کچھ کم نیس سال</p>	<p>صورت فرزند کیجو تر بیت دوار اول کو نہ تم صحبت میں بار انغرض فرما کے یہ خست ہو ہے یہ قول راقمان واقعات جب ہوا پیدایہ سلطان دکن اور بافضل کریم لایزال</p>
<p>ذکر نظام علیخان آصفیہ ثانی غفرلہ</p>	
<p>ایک کو حق نے کیا پر حکمران جو کہ آصفیہ ثانی ہو گئے کا ٹی فکر و عین تو تب نکلی ہو</p>	<p>گرچہ تھے اونکی چہ فرزند جوان وہ اسد جنگ نظام الدولہ تھے بعد آصفیہ جب سو لہ برس</p>

بادشاہی کی ہے اکتالیس سال	باسخا و نصفت و جنگ و جدال
تہا جو یہ پیدا ہوا شاہ دکن	گیارہ سو چالیس پرچہ ہجری سن
روح اقدس داخل جنت ہوئی	بارہ سو اٹھارہ مین رملت ہوئی ۱۲۱۸

ذکر سکندر جاہ آصفیہ ثالث مغفرتل

ہو گئے وہ بادشاہ باکرو فر	تھے سکندر جاہ جوان کے سپر
انکا آصفیہ ثالث تھا لقب	عالم و فاضل شدہ والا نسب
لکھتے ہیں گیارہ سو اسی پہ سال ۱۱۸۷	سال میلاد شدہ والا صفات
تخت شاہی پر ہی چہ بیس سال ۲۶	حکمرانی کی بصد عدل و نوال
یک ہزار و دو صد و چہل چار ۳۴	سب سال رملت ان شہر یار

ذکر ناصر الدولہ آصفیہ رابع غفر منمل

<p> یہ سکندر شاہ کے نور نگاہ عدل میں بخشش میں آمادہ ہو وہ مطلع رب ملک کے اسرار سے قدردان کامل و ہوشیار کہتے تھے دہلی رہے آباد عرض کرنا اس دکن کے پادشا تو یہ فرماتے بصد لطف و مہمت وہ رہیگی سلطنت آباد جب ورنہ وہاں کے آئینے یہاں بیدار ان غرض تہمین طبع سے شہ کی عیا </p>	<p> نامہ الدولہ ہو ہے پین پادشاہ آپ کے ایمان پر دارا تھے وہ باخبر ہر ایک فساد سے تہا ہمیشہ ملکوں کا اپنے پاس سکے یہاں کوئی عہد بارگاہ پیلے ہے ہر دکن لازم دعا ہے دعا دراصل یہ بہر دکن تو جہان کے دان رہیں لوگ سب روزگار امن کن کا گوتنگ دور میں عاقبت اندیشیاں </p>
--	--

چارم آصف جاہ با جاہ و جلال	نئے دکن کے پادشاہ تیس سال
جب ہوا پیدا یہ سلطان دکن	بارہ سو آٹھ تباہجری کا سن
کی ہے رحلت جبکہ گذرے سنین	ہجری کے بارہ سو اور تترہ تین

ذکر افضل لدولہ آصفجاہ خامش فرمان

ناصر لدولہ کے فرزند کلاں	افضل لدولہ ہوی پہر حکمران
یعنے داد آپ کے ایجان شاہ	پنجم آصفجاہ کیوان بارگاہ
قلزم جود و سخا کاں کرم	زر تھا جس کے سامنے مٹی سے کم
موتیوں سے دامن بس کل بہر یا	جو فقیر آیا تو نگر کر دیا
پاک باطن رحم دل خوش اعتقاد	یکہ تازہ عرصہ گاہ عدل و داد
زور کانکے جہان میں شور تھا	موران کے آگے ہر شہر و رہا

دہر کے زور اور ونین تھا یہ شور
 تھے قوی اعضا تو دل تھا قوی
 جن دنوں میں حویلی قدیم
 چٹکیا تھا ایک دن پھر سے شیر
 بند تھا در تہی جلو غانہ میں دھوم
 جند اجرات کہ سنتے ہی خبر
 بد نہرک باہر برآمد ہو گئے
 پاس جا کر دی جو ک گہری اوسے
 ہوئی مغلوب صولت شیر کی
 پہر لگے کا اوس کے تسمہ تھا مگر

زور شاہی ہے کیوں شہا نہرور
 فضل حق تھا طامری معنوی
 عالم شہزادگی میں تھے مقیم
 کس میں قدرت تھی لانا اسکو گمیر
 ڈھوڑی والوں کا تھا کوٹھن پھیر
 تہا ملی بندوق اور جون شیر نہر
 ہوش اس جرات سے کبے کہوئے
 رہ گیا بس حبت نیلری چوڑ کے
 غالب آئی صولت شہزادگی
 بیگئے پھرے میں بس المنحہ

<p>وقت میداد شہ نیکو خصال شاہی مین بار بار برن تک تہی جیا جسد اس واقعہ سے غم ہوا</p>	<p>بارہ سو چالیس پر تھے تین سال پائے بارہ سو چالیس مین وفا ہر بشر او تنہا ہی پھر خرم ہوا</p>
<p>ذکر مبارک ظل اللہ علیہ حضرت بندگانِ عالی متعالی نواب میر محبوب علی خان بہادر مدظلہ العالی آصفیہ ساس ملک</p>	
<p>جب ہوا شہزادہ با عز و جاہ بارہ سو پینتراسی تہا سعید جہا طاع خوشہ با بخت شہی سن دو سال و نہت نشان الہ شہزادہ یحییٰ جو تہا فرین ماز</p>	<p>میر محبوب علی خان پادشاہ جسمین اس شہ کے تولد کی تہی مہر طفلی ہو گیا تخت شہی ہو گئے ملک کن کے پادشاہ چہ دو مہین کا ہو گیا جب ال ایک</p>

نوجوان شہ نے کیا تانی جلوس	سلطنت کی آگئی برین عروس
حکمرانی ہو گئی پہر تو شروع	ہو گئے ارکان دولت رنج و غم
نوجوانی میں ہوئے گو حکمران	عقل سے لیکن ہوئی پیری عیان
فضل حق سے سادس آصفیاء میں	آپ جنکے نوح چشم آماہ میں
جب ہو گئے شہ سوار راہوار	شور اٹھا ہر سو کہ ہے شہ سوار
سب کے آنکھوں میں پڑا ورتو بار	شاہ کا ہے وہ سب کرو راہوار
گر اٹھائے شاہ دو ضربی زلف	شہر کا ہی برین دل جا کے دہل
لطف تو یہ ہے کہ جب تکے تالیکے	ہو نشانہ شیر کی بروردانک
گر کہی سوئے ہوا بنو قیام	ہر شان خال کو ترکا اوڑھے
قدردان ماہر کا رسخن	صہ فی نشت ہوا سخن

<p> قد افزائے ہنرمندان ملک آفتاب آسمان عدل داد دیکہ کرشہ کے یخ بستہ کا جوش رحم و جود و ضبط و حزم و عزیمت بین بچہ اللہ حاصل شاہ کو معدت سے ہر کردہ شاد ہے کون ہے دنیا میں ایسا پادشا منصب جاگیر سے انعام سے فکر کیا پسماندگون کی ہو میں جے پستہا پلتے یوہن آسے میں سب </p>	<p> پرورش فرمائے پابند ملک جس سے روشن ہو دکن کا سواد ہو گیا سارا جہان حلقہ مگوش جملہ اسرار نظام رزم و بزم کیون نہوں لازم میں ظل اللہ کو ملک سب خرم و آباد ہے پرورش فرمائے مخلوق الہ پاتا ہے ہمو کس آرام سے فضل حق سے پالنے والا تو ہے اسکو ظل اللہ دیر با ہے نقب </p>
--	--

<p>سائنس اعجاز سلطانی دکن حکمرانی شاہ کی قائم ہے</p>	<p>خوش رہیں یارب بحق بخت سلطنت آبادیہ دایم ہے</p>
<p>ترغیب علم بر شد زادہ ممدوح زادہ علم</p>	
<p>صاحبِ قبال و نیک اختر ہیں آپ کیون نہ ہو میں گے میں آخرت کے مال اور وہ آجاتا ہے ہو جکا نظ عزم کر لین مہمت عالی کہائیں سیکہ جاتے ہیں تو حفظ ملتا ہے مصلحت ہے محنت اس میں، اگر ہوتی عالم کی نہ اتنی قدر ہی</p>	<p>ایسے شاہنشاہ کے دلبر ہیں آپ آپ میں بھی شہ کے لازم ہیں کمال آپ کو خود ہو یگا اس کا لحاظ ابتداء سے گہر نہ جائیں کہیل میں بھی پہلے دل لگتا ہو کب یہ تو ہے علم سے شہنشاہ کے جگر علم کی گرہیں ہوتی آگہی</p>

چنانست محنت کر کے چل علمینِ حجب
 اور واجبِ علم کا ملجا یگا
 بہ نہ بہ نہ سے اعظم علم ہے
 علم کی تعریف میں بس محتوی
 خاتمِ ملک سیدین است معلم
 علم و ریاست بیحد و کنار
 علم سے بڑھتی ہے عقل آدمی
 فہم نظم و نشر و معنی و بیان
 قاعدہ قانون دستور العمل
 دین و دنیا نیک و بد نقص کمال

بارگاہِ جگہ مزا آئیگا تب
 بے کتاب اکدم نہیں چلے آئیگا
 ہون نہیں ہی پر مقدم علم ہے
 ہے یہ قول مولوی معنوی
 جلد عالم صورت و جانست علم
 طالبِ علم است خواص و عمار
 عقل کی عاقل نہ جاہلکا کمی
 حسنِ لفظ و بندش و لطف زبان
 خوبی تحریر ماثل و دل
 علم سے ہر چیز کا کہتا ہی حال

لاکھ دولت موجود دولت نہیں
 ہونہ یہ دولت جو اس نہیں قبول
 بعد از ان یہ من و نہ دت کہا
 جب ملک خدمت میں ہوتا کی
 آپ جو درس دیوے اوستا
 جو سبق کو خوب پڑھتا جائیگا
 یاد کرنے میں کرے جو پیش و پس
 کیونکہ جو الفاظ نئے کل پڑھئے
 علم سے ہو جائیں گے جہ فیاب
 صاف تا یخون سے ہوگا عیا

بیش اہل عقل کچھ عزت نہیں
 ہر پشیمان ہی نہیں کچھ حصول
 پر یہ طفلی کی کہانہ الجحیان
 طبع میں آنے دین شہزادگی
 یاد رکھئے خوب کیجے اوسکو یاد
 علم اوسکا روز بڑھتا جائیگا
 علم سے ہو دیگا وہ محروم نہیں
 آج وہ سب سکے حق میں نہیں
 ہوئیں گے حاصل صفا جہ باب
 کہے کیسے گئے ہیں زیغ و غش

کس نے گب سے پایا کیا توف	سب کھیل گا ماں نسا ماں سلف
عیشِ فروشبے آخر کیا ہوا	کون حاکم کس لئے رموا ہوا
شربٹ سے مرگئے کیا کیا جواں	کیسے کیسے شہر سے آست عیان
کس نے ہتھاری سے پانی سلطنت	کس نے غفلت میں گدوائی سلطنت
کس کو بخل و ظلم کا کیا پہل ملا	رحم و بخشش کا ملا کس کو صلا
ذی کرم و دیشان بہادری کمال	گزرے کیا کیا رہیں نیکو خصال
کس قدر باہم ہو جنگِ جہاں	خون بہا لاکھوں کا بہر ملک مال
اہلِ نیانے کسے جو مکرو زور	اطلاعِ او کی نہایت ضرور
دیکھ کر سب سرد و گرم روزگار	ہو میں گئے فضلِ خدا سے ہوشیار
دین و دنیا کے سحر جانے لگے کام	بعد دین آتا ہے پرنیا کا نام

اس سے ثابت ہے محمد بن ہے

حکم اللہ بنی ہے عین دین

ہے نبی کا حکم بن حکم خدا

غیر حکم خاص رب پاکذات

آنکہ از حق یا بد او وحی خطاب

الغرض جانیں گے احکام رسول

ہوگی حاصل کبریا کی معرفت

دست بر سر پادشاہی پادشا

نم پلید نم بونہ اور لایق است

ہوگا شوق طاعت پروردگار

دین اسلام آپکا آ میں ہے

دین ان کے حکم سے باہر نہیں

حکم حق سے کہیے حکم کا خدا

اپنی خواہش سے نہیں لگائی بات

ہرچہ فرماید بود عین صواب

علم سے حسن عمل ہوگا حصول

عین ایمان ہے خدا کی معرفت

کا بار یفعل اللہ مایکشا

والد مولود را او خالق است

امر وہی شرع جو ن گے آشکار

جانین گے خیر الورا کی منزلت | آل پاک و تابعین کے مرتبت

ادب و حیا

فضل حق ستر گریہ میں خود ملوث نہیک	علم سے اخلاق ہون گے اور نیک
خوب سمجھیں گے کیا شے ہے ادب	محکم ایمان اس صفت کو ہے سبب
جو کہ بے نقوی ہو فاجر ہے وہ	پر یہ کہہ سکتے نہیں کافر ہے وہ
جو ہو اللہ و نبی سے بے ادب	شرع دیتی ہے اسے کافر لقب
ہے ادب خاصانِ داوڑ کو پسند	با ادب ہے بانصیب و رحمت
ہے ادب مقبول ہر فرد بشر	با ادب ہر دین کر لیتا ہی گھر
جو ادب سے پیش آتا ہے سدا	دل سے دیتی ہیں بزرگ اس کو دعا
از خدا جو یہ تو فائق ادب	ہے ادب محروم ماند از فضل رب

جائے انسان عینِ فرضِ فرضِ عین	احترامِ استاد و والدین
نارضا مندی ان کے بس ہے	خدشتین انکی دل و جان سے کرے
صحبت پر ہیز گاران می طلب	با تواضع باشو کن با ادب
جب جیا ہوگی ادب ہی ہوگی	ہے ادب کے واسطے لازم جیا
بے جیا جے اسے ایمان نہیں	ہے جیا کی نسبت امر شاہ دین
اگر نہیں سکتا جیا سے معصیت	ہے جیا انکی اشرف تر صفت

توصیفِ علم و حزم

منکشف ہوئی گے رتبے علم کے	کیا نہ جانیں گے بدولت علم کو
رکبہ کے قدرتِ ذی نہ بلا مطلقا	علم جیسے اپنا غصہ و کنا
وہی ہے حق نے انبیاء میں یہ صفت	ہے صفاتِ کبریا میں یہ صفت

ہے حدیث اسمین کہ ستر آفتین
 تیغِ حکم از تیغِ آہن تیز تر
 آنے سے یہ باتیں کیوں غیظ کو
 غیظ کی حالت ہے مانند جنوں
 دین کا یہتا ہے نادنیا کا پاس
 پر وہ حالت رہتی ہے اکد و نفس
 ناخجل خود ما کسی کا دل دکھا
 زید سے کریم کا شکوہ اسمین
 بوجہ ملین خود عمر سے ہی ماجرا
 رہتے ہیں اکثر رُسیوں کے قرین

ایک ساعت حکم کرے تو ملین
 بنِ رصدت کہ طغرائیں تر
 بد ہے گریہ عادت نہ ادا کردہ ہو
 تن بد نہیں جوش کہا جاتا ہو
 فخل او سدم رہتے ہیں جوش و سب
 اسمین خود داری جو کی فارغ ہو پس
 نا ہوے: یاق گنہگار خدا
 سنتے ہی او سکونِ دلین جاوین
 ورنہ کیسوی ستم ہے فیصلا
 طامع و بد نفس با ہم حاسدین

اور حضورؐ سا جو مقرر تیر ہوا	اوسکے دشمن ہوتے ہیں سب سے سوا
گرچہ خوش ہنر آدہ عالی تبار	رحم دل بالقطع ہے اور برد بار
علم سے رونق سوا ہو جائیگی	طبع کو دوفی جلا ہو جائیگی

مدح سخاوت و مذمت بخل

ہو حدیثوں کی کہ اخلاقی کتاب	کہو لہ یوگی سخاوت کا ثواب
دو جہان میں ہے سخی کا احترام	دو جہان میں اوسکے بنجاہن کام
این سخا شافیت از نجان بہشت	وامی اوکز کف چنین شاخ بہشت
ہے سخاوت بہر انسان عیب پوش	اس سے سرکش ہو تے ہیں معلقہ بلوش
کام کر جاتی ہے یہہ زنجیر کا	بے مجرب یہہ عمل تسخیر کا
ہو عزی و عزت کوئی اگر خستہ حال	اوسکو دینا چاہئے قبل از سوال

ہوگا جو عالی نژاد و مرتبا	ہے مقرر وہ بہادر ہو گیا
جب بہادر ہے تو دل ہو قوی	دل بڑا جسکا ہے بشہ ہی سخی
ہر شیعہ انسان سخی ہوگا ضرور	بخل حسین ہے نہیں گزروں سہور
گر سخی کا اک ذرا ناخن دیکھے	کرتے ہیں لاکھوں دعا اوس کے لئے
صدرۃ البخل پر ہو کر حد سے سوا	تو دعا کی جا کہ بینا چشا ہوا
جو سخی ہے وہ حبیب اللہ ہے	اور عدوان اللہ بخل سے ماہ ہے
ہے خا میں گرچہ ستر ستر ثواب	پہنچوا میسے کہ اوٹے ہو غذا
لطف بدکاروں کو کرنا مال و زر	مست کو ہی تیغ دینی کینچکر
مال تخم است و بہر شورہ مند	تیغ زار در دست ہر زہر مند

خلق و احسان و رحم

ہے یہ قول حضرت روح الامین

کا سازی خلق کی کرتا سدا

رحم خواہی رستم کن بر شکبار

گروہ آری حاجت محتاج را

تا توانی حاجت مسکین برآر

بہترین چیز ما خلق نکوست

خلق و احسان پر ہر کمال نثار

جیسے دی شہ نے ہمارے دل

ہے جہان میں کون ایسا پادشاہ

گر عدو باشد ہمیں احسان نکوست

کرتا انسان گر مجھے جان آفرین

ہے یہ فضل طاعت بت العلاء

رحم خواہی بر ضعیفان رحم آ

بر سر اقبال یا بی تاج را

تا برآرد حاجت را کردگار

خلق خلق نیکے دارند دوست

پادشاہوں کا ہے یہ عمدہ شکلا

ہے بجا کہئے اگر صیادوں

قائم و دائم رکھو اسکو بارالہ

را احسان میں دی گشتہ نیست

ورنہ گرد و دہست کینش کم شود	زانکہ احسان کینہ را مرہم شود
وصف احسان کیا زیادہ جو برین	بس ہے واللہ یحب المحسنین
کر کے احسان پر جتنا بار بار	کاٹنا ہے اپنا نخل باردار
خاط انیام را دریا ب نیز	تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز
چون شود گریانِ مینہی ناگہان	عرش حق در جنبش آید آن مان
آنکہ خند اندیمختہ را	باز یاد جنت در بستہ را

نہت مردم آرا می و لم

صدہ اپنی ذات پر انسان اٹھا	پر نہ دل نا حق کئی بھی دکھا
حق ندارد دوست خلق آزار را	فست این حضرت کی دیندارا

گو ہو کیا ہی گناہ بدترین	مردم آزاری سے پر بڑ بکر بنین
مردم آزاری نہایت ہی گناہ	خانہ ظالم ہوا اکثر تباہ
از ستم ہر کو دے ریش کرد	آن جراحت برو جو خویش کرد
مردم آزار و نہ الطاف کرم	عاجزون پر صاف کرنا ہے ستم
مجرمون کو ہو سزا حسب قصوہ	ہے ریاست کو ریاست بھی ضرور

مدح راستی و ذم کذب

عہد کو پورا نہ کرنا ہے ذسیم	کہتے ہیں وعدہ دفا جو ہیں کسیم
قول ہو ہر ایک سچا فعل نیک	آپنا کئے نے پائے عیب ایک
کیونکہ جس پر ہے ہزاروں کی نظر	ہوتی ہے ہر بات او کی مشہر
راست گو ہوتا ہے حقا اعتبار	راست گوئی ہے پسند کردگار

در حدیث است آرام دل است	راستی بادانہ و دام دل است
جھوٹ سے جھگ گیا انسان خوار	سچہ ہی بولا تو نہیں پیر عتبار
کم شود روزی ز گفزار و دروغ	در سخن کز آب را بنود فروغ
ہو کوئی گرا کہ صاحبِ تباہی ہے	جھوٹ کہتا ہے تو و کوڑ کلاہی ہے
جھوٹ سے انسان ہوتا دلیل	جھوٹ پر ہے لعنت رب جلیل

تہذیبِ خلاق و اخفائے راز

تصیرِ بجا ہونہ دنیا طعول ہو	گفتگو سنجیدہ و معقول ہو
خندگی و گفتگو سے بے محل	ڈالتی ہے عورتِ تکینِ مینِ خلل
سوچکر انجام کو کرنی ہے بات	باتہ سے جا کر نہیں آتی حیات
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود	پس اٹھائے بسیارش بود

بات جو کہنی نہیں ہے کیوں کہیں	کسلے پہر کیلے چچا تے رہیں
ناگفتی می توانی گفتش	چون بگفتی کے توان نہ گفتش
راز و جودل ہی میں بیہار ہا	جب زبان پر آ گیا پہر کیا رہا
گفت پیغمبر آ نکو سر نہفت	زود گرد و بام را خویش جفت
دوستی میں بھی نہ راز دل کہو	دوست اب ہے شاید آئندہ نہو
دشمنی میں بھی نہ اتنا کینچو پست	دشمن اب ہے شاید آئندہ ہو دوست
ہر کہ میخواید کہ باشد در امان	مہر می باید نہادن بر زبان
فرض ہے تیغ زبان کا وکنا	پیل نہ جائے بے محابا وکنا
اس زبان سے ہو گئے کامیاب	اور اسی سے ہو گئے اکثر خراب
ای زبان ہم گنج بے پایاں توئی	ای زبان ہم رنج بے مہمان توئی

راحت الانسان في حفظ اللسان	بے درست ارشاد شاہ انس جان
دشمن و قرض و مرض کو ناز کو	کم ہی ہو تو کم بجانے چار کو
جسین ہنکریہ ہنگنا ہو محال	مہونہ ایسے کام کا ہر گز خیال

وصف استقلال و مدح مشورت

کام اہل عقل و ہمت کا نہیں	مال کے نقصان پر مہونا خیرین
مرد کو لازم ہے تب گہر نہ بچاؤ	کیسی ہی شکل اگر پیش آئے
کام نیویں اوس دم اپنی عقل سے	دل کے استقلال کو جانے نہ دے
ہمچو پروانہ مسوزان خویش را	دنگر پس بعقل و پیش را
چار معقولوں سے کرے مشورہ	نامناسب گزروے سے تذکرہ
تا پشیمانی در آخر کم شود	مشورت در کار ما واجب بود

مشورت سے مشکلین موقی ہیں حل	مشورت ہے حکیم خلاق ازل
مشورت اور ان کی بیماری وہ	عقلہا عقل را بیماری وہ
گفت پیغمبر کن اسے راز کن	مشورت کا مستشار مومن
لیکن انسان ہو برا مشورت	نیک نفس عاقل و ذی تجربت
مشورت کم عقل سے کرنی تو کیا	بات یہی کرنی نہیں اوس سے روا

نقد مت صحبت بد و مدح صحبت نیک

مہت با ابلہ سخن گفتن جنون	پس جواب و سکوت سکون
قرب نادان سے ہے لازم اجتناب	کام اوس سے ہوتے ہیں اکثر خراب
خواب بیداری ست چون بادا	وای بیداری کہ با نادان نشست
صحبت بد میں سرسبز بنی خطر	جان و ایمان کا جس میں ضرر

باشن ایم بر خذر از یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنها اگر بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان زند
دوستی باد دشمن و انا کوست	دشمن و انا به از نادان دوست
ای فغان از یال جنس افغان	همشین نیک جوید ای مہان
لوگ جیسے ہونیکر صاحب کے ہیں	ذاتِ حصّہ پر وہی ہوگا قیاس
حالِ صاحب کے حصّہ میں دلیل	یعنی الجنس مع الجنس میں
ہست تنہائی بہ از یاران بد	نیک چن باید شنید بد شود
صحبتِ صالح ترا صالح کند	صحبتِ طالح ترا طالح کند
گرترا عقلی ست جزوی در نہا	کامل العقلی بجز اندر جہان
عقلند و اہل علم با عمل	بذل گو تا رنج وان بے بدل

ہوں مصاحبؔ کہ برائو مراد	روز علم و عقل میں ہوا زدیاً
علم و عقل ہمیشہ گریہ فزون	آپکا ہر امر میں ہے رہنمون
ورنہ جو خود کم ہوں علم و عقل میں	بیٹہ کر صحبت میں وہ کیا نفع دین
یہ نہ سوچو علم ہو گا کس قدر	بلکہ عالم کے عمل پر موقوف
حرص دنیا کی نہ اوسکو ہوزری	کبر و شر کذب و ریاسے ہو بری
ہر کہ علی دارد و ہنود بر آن	از طریق عقل باشد برگزین
بے عمل عالم ہو کیا حق کو پسند	چار پایہ میں کتابیں او سپہ چند

مذمت غرور و عیب بینی

جز خدا ہے کبر شیطان کی صفت	عجز ہے خاصان نیران کی صفت
ہوتے ہیں مغرور اکثر بے شعور	عقل مندوں کو نہیں ہوتا غرور

کیونکہ آغاز اور انجام بشر	اون کے ہوتا ہے سدائش نظر
ہو کسی کبھی نہ عیبوں پر نقطہ	چاہئے انسان ہو جو یا محی ہنر
چاہتا ہے گر کہ حاصل ہو کمال	اپنے عیبوں پر سدا رکھے خیال
ہر کہ او بر عیب خود مینا شود	روح اورا قوتے پیدا شود

ندمت خود ستائی و بدگمانی وغیرہ

اپنی خوبی کا نہ انسان دم بہرے	سب سے بدتر آپکو جانا کرے
خود ستائی پیشہ شیطان بود	ہر کہ خود را کم زند مرد آن بود
شد عزیز آدم چو استغفار کرد	خوار شد شیطان چو استکبار کرد
ہام چلتے ہیں زر سے اعتبار	بدظنی کا ہونہ عادی زینہار
بدگمانی کی نہ علت دے خدا	بدگمان رہتا ہے کا ہش مین

دعا در حق اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ سلطنتہ

تو ہے یارب عالم مافی الضمیر	کام دل پائے یہ شاہ بنظیر
شاہ کی ہر اک مراد دل بر آئے	عدل و بخشش کے سداڑکے بجائے
آنے پائے رنج و کاہش کا نام	خوش ہے تیری حفاظت میں نام
خاین و بدخواہ دولت دور ہو	سب خزانے شاہ کے معمور ہو
بڑھتے جائیں ملک کی آبادیاں	ہوں رعایا میں ہمیشہ شادیاں
ہو دعائے مقبول سے جان آفرین	خاطر حسین و آل طاہرین
گرچہ دہشت کیا دعا و سکی ہے کیا	پر لیا نام او کا جسکو ربنا
تو نے اپنے نور سے پیدا کیا	کر کے پیدا ہوا سے شیدا کیا
جسکے خاطر یہ بنے افلاک سب	رحمت للعالمین جسکا نقب

بر رسول آل و اصحابش تمام	ہر دم از ممد و درود و صد سلام
قطوے مارِ سنج میلاد مبارک شانہ زدہ یکتا خیز من بیستہ دہ کن نواب میر عثمان علی خان بہادر داماد امجد اقبالہ طال شد عمرہ	
سایۃ الطافِ بَ لازِمال معدنِ جود و سخا کان نوال عاقبت اندیشِ فرخندہ خصال با کمال و قدردانِ با کمال لطف شد سے ہو گیا بس نہال کیون نہوشہ کو رعایا کا خیال ہے مراد سے یہی بے قیل و قال	میر محبوب علی خان پادشاہ پرورشِ فرماے مخلوق الہ با خبر بیدار دل بیدار نجات نکتہ سنج و کاغذِ شش نکتہ سنج جو ہوا اس بار گہمین باریاب گو نغند و نکا ہے چوپانِ دہ دار نام ہے شہ کا جو محبوب علی

دشمنی کا سب سے رکھتا ہے یقین	بدگمان کا دوست کوئی نہیں
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار	تا تو انی کینہ در سینہ مدار

ترغیب نماز و سحر خیزی

چاہئے انسان ہو پابند نماز	سجدہ حق کر کے ہوتے سرفراز
جاننا کر آسان نہ ترکا سکو کرین	اسکی پریش پہلے ہوگی حشرین
چاہئے بیدار ہو ہنگام صبح	طاعت غفار ہو ہنگام صبح
صبح کا وہ وقت پیارا وہ سماں	اور وہ نورانی زمین و آسمان
طاہرانہ کی وہ خوش آئند صدا	دل بہہ کہتا ہے کہ ہے ذکر خدا
وہ سیم صبح فرحت بخش دل	وہ آواز ان کی صدائیں متصل
صاف ہوتا ہے یہ دسم آشکار	ہے نازل رحمت پروردگار

ذکر حق سے ہونے پر مذمت کا کتاب	حیف ہے اوس دم ہونا آنکھ خواب
زندہ دار از ذکر صبح و شام را	در تغافل گذران آیم را

مذمت تضييع اوقات

وقت ہے گویا کہ فروغی رمی	منفع ہو کچھ تو اوس سے آدمی
وقت جو گذر اسو پہر آتا نہیں	کون ہے جو کہو کے پچھتا نہیں
کام اپنے وقت سے لیجو ضرور	نفع اپنا یا کسی کا ہو ضرور
زندگانی کا نتیجہ کچھ تو ہو	کار دین یا کار دنیا کچھ تو ہو
خواب و خور جز پیشہ آنعامت	خفگیان را بہرہ از انعامت

لازمہ اطفال و خطاب مدوح اطال عمرہ

یون تو لازم سبکو ہی جن باتین	بہتری اپنی ہو او کو مالمین
------------------------------	----------------------------

پر طریقہ کم سنون کا یہ ہے

سنگ ستنا طلیں و آہن کے مثال

بات سُننا ہے جو طفل ہوشیاری

مثل آن شہزادہ عالی نژاد

صاحبِ ہن و ذکاوتِ بیدل

بادلِ رحم آور و طبعِ سلیم

کیون نہو کس و دمانکے ہو چراغ

کس سائے مجد کے ہو رشکِ نادر

کس جوانِ اقبال کے ہو تابِ نصیب

واہ کس جانِ جہان کی جان ہو

مانلین جو نا صبحِ عاقل کے

ہو و اطفال و نصیحت کا بہی حال

اوسکو کہتا ہے زمانہ ہونہار

تابعِ شاہ و مطیعِ استاد

طالبِ علم و مبتلائے عمل

الکریم ابن الکریم ابن الکریم

گل ہو جسکے سرِ بند کیسا ہے باغ

کیسے شاہنشہ کے ہو نورِ نگاہ

کیسے محبوبِ زبان کے ہو حبیب

حق تو یہ ہے بس اکی شان ہے

دعا در حق ممدوح دام اقبال

نورِ علم اس ماہ کو یارب ملے	ظَلَّ ظِلَّ اللہ میں پہوے پہلے
شہ کی خوشنودی بصد تعجیل ہو	شاہزادہ فارغ التحصیل ہو
فضل حق سے بعد تحصیل علوم	سلطنت میں کٹھرائی کی ہو مہوم
ہو میں اوشا بیک کی گہر گہر شادیاں	جا بجا گائیں مہرباں
یا خدا شہزادہ یہہ نوشتہ بنے	آسمان گلگون تو نوشتہ بنے
دیکھ کر سہریں وہ چہر حسین	سب کو خورشید در کنگا یقین
سب پکاریں واہ کیا نوشتہ ہے	خود جلو میں جلوہ فرما شاہ ہے
بعد شادی حق عطا فرمائے مال	صاحب عمر و سعید و خوشحال
دین خطاب سکوشہ ذیغرو شہ	نور چشم نور چشم و جانِ جان

<p>اور ریاست میں علی کا ہے جلال حق نے بخشا نہ ادرہ خوشحال ظلمت میں خوش ہے یارِ لیل عرض کردے شایہ ادرہ خوشحال</p>	<p>خلق محبوب خدا خلقت میں ہے ایسے تانتہ کو اپنے لطف سے میر عثمان علی حسان نام پاک آتش میں مولود کا سال سعید</p>
<p>قطعہ بند تاریخ و تہنیت تقریر مسعود حسنہ شایہ ادرہ نیکو خاص ولیعہد بلند اقبال علی بن ابی نواب میر عثمان علی بن ابی نواب</p>	
<p>شاہی بتو جاودان مبارک باجم بود این و آن مبارک ہم راحت روح و جان مبارک نہیں سوا اب ہر جان مبارک</p>	<p>ای شاہ دکن خدیو با نزل خلق شد و فوق شایہ ادرہ آرام دل و ملکہ جامین زان رو بن مابہرین سعید</p>

شہزادہ گل است و قطبستان	شہ رگل بوستان مبارک
شہزادہ مہ و شہ آسمان است	این ماہ بہ آسمان مبارک
شہزادہ دل و دلاش دلبر	شہ ر دل و دستان مبارک
تقریب ختان شاہزادہ	شاہ باہا و ہر آن مبارک
مذاح قدیمیے تو دانش	ساش گفتا - ختان مبارک

قطبہ بند تاریخ تصنیف ثنوی مسعودی ہذا سوئم (تحفہ عثمانیہ)

میر محبوب علی خان پادشاہ	آصف سادس نظام الملک داد
شہسوار عرصہ جو دوستخوا	آبیار بوستان عدل داد
حلقہ درگوش است اور اجل خلق	لطف عام دوست طوق نقیاد
ناخن تدبیر او نمود مس	عقدہ درکار با گرفتار

شاه و جان شاه یارب شاد باد	میر عثمان علیخان جان اوست
حب حکم اقا سرتا بعباد	شہ چو این شہزادہ را مکتب نشاند
بہم نشہ دارد ملک اندر نہاد	کترین دانش گذشتہ را وصف است
بہر نذر شہزادہ طبعزاد	با کمال خرمی آورده است
تحفہ عثمانیہ ناستش نہاد	تنوئی پیدا آگین کردہ نظم
تحفہ عثمانیہ اسعد بود	صعق تا یخ نطش عرض کرد

ایضاً اول

پرویش فرما کرد و نکاہیہ ہے	میر محبوب علی خان پادشاہ
ذکر ان کے فیض کا ادنا یہ ہے	لوگ ہر اک ملک کے پتے ہیں یہاں
شہر شہراور کوہ کوہ چرچا یہ ہے	ہے عجب فیاض سلطان دکن

اسن میں اس شہ کے مخلص سب	سایہ لطاف رحمتیہ ہے
اسکو کہتے ہیں شہ وجود و عدل	رشتہ قائم غیرت کسراہیہ ہے
ہے صد اہر سود مائے خیر کی	فتح کا اس شاہ کے ڈکاہیہ ہے
یہ غمناں علی عمان حبذا	ایسے شانہ شہ کا شہزادہ ہے
نقل شہ میں خوش بہ شہزادہ ہے	حق سے ہم بندوں کی استدعا ہے
شاہزادہ کونہ کیوں تعلیم دین	مقتضائے عقل شامناہیہ ہے
تربیت گاہیہ سن نام خدا	وقت تعلیم و تعلم گاہیہ ہے
نظم کردائش پے شہزادہ پند	شاہ کا حق نمک گویاہیہ ہے
نقوی وہ کہ جسے فراتے شاہ	تحفہ عثمانیہ حقابہ ہے
ہو یہی ارشاد فصلی بالظہر	تحفہ عثمانیہ حقابہ ہے

قصید فارسی در مدح خدیو بادل پادشاه عادل نظام الملک آصفی
بنده روزگار شد اعلیٰ حضرت میر محبوب علیخان در جلد اول مملکت سلطنت

مرا و شرف نیری چهر سمن سیمای سمن بر
بصدناز و بعد عشقه نبردستی بدامن بر
که متر پیرت کنون کن کنون ز من کنون
برائے خالق چون بحبان من پیغمبر
بگفتم ای درویش شمار توست جان تن
چه می پرستی بیرون ز من چه میخواهی بگو آخر
بگفتا تو نه از طهران نه از شیراز نیکو نشان
نه از طوس و اصفهان نه از سواد و شستر

مرا زین بس شگرف آید شکر فی میرو مجید

دکن باشد ترا - ولد بس بر دی دکن اندر

چنان پس این زبان دانی و آنکه مثل پیرانی

چه ایرانی چو قافانی همه شهید و همه شکر

بلغتم راست است آری عجب گریه داری

دلی اے ترک تاتاری بود در اصل این جوهر

از اقبال جہان بینی ہمایون ظل سبحانی

شہی محبوب علیخانی سکندر جاد و کیوان فر

جوان نجات و جوان سائے خوش آمال و خوش اقبال

خدیو صاحب جلالی نکو طالع نکو اختر

نظام ملک ز نامش بوفق شرع احکامش
 امید و فیض و انعامش بہر کتہر بہر مہتر
 فریدون شوکت و صولت ہمایون جاہ و دولت
 سلیمان تخت و جم حشمت فلک فعت ملک چاکر
 بہ نیرمش حور تمنا لی بہ زرش تمہن زالی
 بغزمش پوچ بیپالی بخرمش پیچ اسکندر
 پسندیدہ است کردارش خوش آئیدہ است گفتارش
 دم عیسیٰ است گفتارش ز سرتا پا ست جان پرور
 ز اہل روم و انگلستان ز اہل کابل و ایران
 ہونند این جلد مدحت خوان ہونند این جلد فرمانبر

عدن را گوهر عزت یمن را لعل و قیمت
 دکن را مایه رحمت چه رحمت رحمت داد
 همده گاهان زمین او جواهر آفرین او
 بود زیر نگین او که هست او صاحب جوهر
 قوسی بازوی و دریا کف منزه گوهر اشرف
 دکن را ششمین آصف بهفت آعلیم از و منخر
 چو قبرش قهرمان گوید جهانی الامان گوید
 فلک محشر عیان گوید بلایزد محشر را پیکر
 زبس بر در گهش بیاید جبین ماه فرساید
 چو از مهرش بیاید شش باز آگس دانور

بدین عقل و زمان آرا بدین را می جهان پیرا
 ندارد در زمان همتاندارد در جهان همسر
 دید چون جلوه برگلگون تو گوئی ماه برگردون
 زانجم برتر و افزون به پیرامون او شکر
 بدوزد قلب روئین تن ببرد آهین جوشن
 بنوک ریح شیر افکن به تیغ تیز از در دور
 ز بس پاشیده گنجینه ز راز زان شد هر آینه
 ز بس بخشیده پشمینه دکن شد روکش کثمر
 دوزخ تر پیش او تعین شد و میخ را آئین
 بود محبوب عالم این با فواج آن کی نیست

ہمارہ فتح در بانٹش مفاط حق نگہبانٹش

زابدال انداعوانٹش پس پیشا بین و اسیر

اکہی کینہ جوئی او بگرد خاک کوی او

نہال آرزو سے او بود پیوستہ بار آور

سخن چون شہذباب آمد قبول شیخ و شاکہ

مرادش خطاب آمد بدیع شاہ دانشور

ایضاً ولہ قطعہ بندہ تنیث و ناریخ حشیں چہل سالگرہ مبارک

اعطی حضرت بندگانے مستعانی مظلہ العالی ما دامت الایام و اللیالی

یا مجسم کرم ذوالمنن بہت

غیرت معدن و بحر معدن است

آصف سادس و شاہ مکن بہت

ہر کف زر و گوہر بخش او

گل بند و عرب دروم و عجم	با گل رنگ بزرگ دکن است
هر گله راست دگر رنگ و بو	حیدر آباد عجائب چمن است
ایچنین پرورش خلق الله	پیچ جانے میان جہن است
بیر محبوب علیخان است	بخدا رشک شہان زمین است
شوق فیضش با قایم رسید	بسکه بکرمش معجز است
جشن شاهی چهل سالہ گره	چون پیا از کرم نچین است
یک گل آست رشادی خدا	یک چوبلیں ز فرج نعمت زن است
در چمن لاله رخساند چنان	یا شگفتہ چمن اندر چمن است
مست صہبائے نشاط اندیمہ	دیدنی باغ و بہار دکن است
برزمین است چرخان جشن	یا ز انجم بفلک انجم است

سال این جشن گواهی انش	جشن چل سال شاه کن است ۲ ۱۳ ۲۰
یارب این جشن مبارک باشد	کاین دعائی همه سر و علن است
خرم این سلطنت و سلطان با	تاشه خاور و چرخ کهن است
در چه رنج و بلاکت افتد	دشمنش گریوان تهنیت است
شیرزن باد و جوان بخت قوی	دشمنش گریبش پیرزن است

ایضا و اقصیٰ در دو تهنیت تقریب لکرم مبارک

هواده روح افزا طایردن کی ده خوش الحانی
 کبلی جب آنکه تو دیکھی عجائب صبح نورانی
 لیکن سبز خود رو کادہ کو سون خدا کی شان
 بچھا ہو سبز نخل جس طرح سے کوئی کاشانی

اور اوس پر لطف کیا ہی دیجئے ہیں اوس کے قطرے
 کسی بحر سخا نے کی ہے گویا گوہر افشانی
 روان وہ نہر آب خوشگوار و صاف و پاکیزہ
 جو دیکھے جو جنتِ منہ میں بہا کرے ابھی پانی
 ہر اک شی اپنے اپنے رنگ میں رکھتی ہر اک عالم
 لباسِ سبز وہ کلیوں کا وہ پہولونکی عریا نے
 ہوے جامے سے گلِ بابر کی شبنم کی کچھ پروا
 مگر کلیوں نے اوڑھی احتیاطاً سبز بارانے
 ہوا سے جھوٹے مین ڈالیاں ہر بار پہولون کی
 سخی کے ماتہ کے مانند ہیں صرف زرافشا نی

مسرت بخش چشم ناظرین وہ پہول رنگارنگ
 وہ پہینی پہینی بو پہو لون کی قوت روح انسانی
 کہڑے مین وریان پینے ہوئے شمشاد ہر جا
 یہ گویا کر رہے مین سب زر گل کی نگہبانے
 تماشا دیدنی ہے دیکھنے کی سیر رہے ہر جا
 وہ طاؤسون کی رقا صیغہ زالن کی وہ جولانی
 بڑایا ہے تکلف پیلی پیلی دھوپ نے گویا
 درو دیوار و بام و قصر پر سونے کا ہے پانی
 مبارک باد کی آواز ہر جانب سے آتی ہے
 کہین قمری کہین بلبل ہے محو تہنیت خوانی

کہا دل میں آہی آج کیا عالم ہے دنیا کا
 یہ کیسی آج کے دن خُرمی کی ہے فراوانی
 دیا اوس دم سرور شغیب نے شررہ کراہی دانش
 تعجب کا ہیکو ہے کس لئے ہے تجکو حیرانی
 ہوا ہے سال پڑتی ہے گرہ شاہ دکن خوش ہے
 بپا ہے بحر و بر میں آج کے دن جشن سلطانی
 اٹھائے کاغذ و خامہ قصیدہ تہنیت میں لکھ
 اگر ہے تجکو دعوائی سخن گوئی زبان دانی
 ہوا اک جوش اس فردیے جب بحر طبیعت کو
 ہوا جاری زبان کلک پر یہ طبع ثانی

ہایون دولت و اقبال ہوا سی ظل سبحانی

جہان کی ہے بنا جب تک ہے قائم جہان بینی

نظام الملک محبوب علیخان آصف سادس

یہیں و خسر و ملک کن اسکندر ثانی

امیرون کا سر تسلیم جھکتا ہے یہاں آ کر

ادب سے آ کر رکھتے ہیں در اقدس یہ پیشانی

ہوا وہ سرور دوران جسے حضرت دی عتبت

بنا وہ ہمہ نشان عطا کی جس کو دیوانی

امیری کبیری کا تفاخر مل گیا اوس کو

دیا ہے جس کسی کو اپنے حکم گس رانی

نہیں ہے ہند پر موقوف کہاتے ہیں ہمیشہ کا

سیجائی واعرابی و ایرانی و تورانی

دیا ہے حسن صورت حسن سیرت آکھوتا ہا

کیا ہے حق نے کنعان دکن کا یوسف ثانی

مقتن آپ کی سرکار گل ہے بو علی سینا

محافظ آپ کے سامان کا ہے رشک سامانی

اطبائے ریاست مین سے جسکو آپ نے چاہا

ہوا حاصل شرف او کو ملی تو قیر تقمانی

غلامی چارون اس در کی جس نے کی ملا کو

خطاب ملکی و را جائی و جنگی مع حسانی

گرانبار و گران قدر آپ کا تخت مبارک ہے
 سبک تھا اوڑ گیا اس واسطے تخت سلیمانی
 جمایا آپ کے رعب یاسٹ یہ رنگ اپنا
 کہ کوئی کر نہیں سکتا سوانر گس کے نقانی
 نہال خشک ہو خرم چو شفقت کی نظر ڈالے
 نگاہ قہر سے دیکھے تو پتھر کا ہو دل پانی

قطعہ

نہو سے کس طرح سے دامن دریا میں شہید
 خجل ہو دست والا سے نہ کیونکر بر نیانی

برس میں اک مہینا ہے درافشانی قطع الکی

یہاں بارہ مہینے ہے درافشانی زرافشانی

قطع

ہوے مداحی حسان سے محبوب الہی خوش

اوست حضرت نے دی ہے بار بار داد سخدا

ہیں اسدم آپ محبوب علیخان خسرو باذل

شرف دانش کا ہے مقبول ہو گریہ ثنا خوانے

الہی ہر طرح سے بامراد اس شاہ کو تو رکھ

بحق حضرت شاہ رسل محبوب سبحانی

ایضاً ول قصیدہ مدحیہ

بہن پنجپن یارب ترا وہ فضل یا ہو

کہ آصف جاہ سادس پادشاہ ہفت کشور ہو

یہ وہ شاہ قوی دل ہے کہ جبکا دل بڑا دھڑ

بہادر ہو جری ہو پُر جگر ہو اور غضنفر ہو

خوشا شمشیرِ خم شاہ کی اور جبدا ہو ہر

سرایا می عروس شریکین میں جیسے زیور ہو

کرے آزاد خوش ہو کر جو اپنے چار بندوں کو

کوئی دارا کوئی کے کوئی جم کوئی سکندر ہو

کوئی ہو گانہ مثل و تہسرا لا بین آئینہ

شہ بے مثل کا اگر ہو تو اس صورت سے ہر

شہ والا کا چو محلہ جو اب چرنچ چارم ہے

جو اوس میں شہ برآمد ہوں جواب شہ و خاویز

شجاعت ساتھ ہی میرے سخاوت شہ کی کہتی ہے

صفت او سہین وہ بیشک ہو نیکی حسین یہ جو ہر

چمک سے جو ہرن کی تیغ پر خم شہ کی ایسی ہے

کہ جیسے ابرو نے خدا را فشان سے منور ہو

کہنچے باب میان سے کہنچ جائے شہ جنگ رستم کا

ہو او شہ نامہ شہ کی عباسی کا جو ہر

ہنرمندوں کی قدر اہل ہنر کو خوب ہوتی ہے

خوشا نخت سخن سخاوت کہ جگا شہ منور ہو

کرن دستار قدس کی چمک کر صاف کہتی ہو
 کرتا با آسمان سلطنت کے مہر انور ہو
 شہنشاہ دکن کے بچیا بے وصاف نیکو ہیں
 لکھنوں ایک اک عفت کا گوشوارہ ہی تو دفتر ہو
 جہان میں کون ایسا پرورش کرتا ہے لاکھوں کو
 بے زیندہ جو ایسے شہ پہ نقد جان بچھا ور ہو
 ہمارے شاہ کو یارب عطا فرما ظفر ایسی
 کہ سر میں دشمنوں کے اور سپ شہ کی ٹھوک ہو
 عدوی شاہ یارب چار دیواری عناصر میں
 بہائے شک کہینچے آہ سرد اور خاک جلکر ہو

آکھی عالم مافی الضمیر اس شاہ کا تو ہے
 برائے مدعا جو خاطر اقدس میں مضمر ہو
 نصیر و حامی و یار و مددگار و معین شہ
 بنی و حیدر و زہرا و شہیرا و رشتہ پر ہو
 و لیعدہ نکو طالع بنے نوشہ پہلے پہلے
 صد و سی سال الہی ظل ظل اللہ سر پر ہو
 امیدین قدردانی کی نکبوں و آتش کو ہون بجا
 بحمد اللہ شاہ قدردان و بندہ پرور ہو

ایضاً قصیدہ تہنیت چہل سالہ جشن مبارک

کبھی جانیں نہ ساہجے پائی سرداری	یقین ہوا کہ ہے بے شو محض سرداری
---------------------------------	---------------------------------

<p>بغیر زمین ہوتا ہے گو کوئی سردار ہوں پرورش آرنم و جو اوپر و غیر دلوں صبح و ساس قدر عاقلے ہو چہ چہ است باری ہی مجمع بسان آصف ساد نظام ملک کن بہین خدیو جہان عانت انطا شنامین اوس دنیا کی کیا کہیں</p>	<p>مگر وہ زہر ہو کہ جسکے فیوض ہوں جاری گزارے چین مخلوق کبریا سارے کر کے جوش میں دریا رحمت باری اویکے سپر ہے زیندہ تاج شہزادی ہے جو کہ زینت مسند جہاندار می ہیں تہمتن میدان نہایت باری ملازمون کو ہو جسکے خطاب باری</p>
--	--

قطع

<p>بہارِ رد عمارسی خاص کیا کہنا سرور رنگ سے کہے ناظرین محو نہو گی ایسی کوئی زیرِ چرخ نگاری نہو کہ کیونکہ ہے ارشاد حضرت باری</p>	
---	--

قطعہ بند

عرب عجم جہشی لندنی وقت گذاری	بلوچ و سندھ ہندی دکاہلی رومی
نصیب سکوی شاہ کی نکلخواری	یہ جملہ ہوتے ہیں سپا پرورش نعل الہ
اسے کریم نے دی ان سہو کی داری	خدا نے شاہ کیا ان تمام قوموں کا
بس اسکے واسطے رہندہ جہان داری	یہ ہے جہان کی قوموں کا پرورش فرما
ہومی ہے جاہلی محبوب کشتین باری	نثار کیون نہ کریں ایسے شہ چاہنی
بخت حضرت محبوب ایزد باری	خدا عطا کری اس شاہ کو خضر کی عمر
نصیب بخت کو ہوتا بخشیداری	حصول بخت کو ہو پاداری و رفت
اس طرح سے ہو مخلوق شان سار	اس طرح سے ہوں سال خیر سالگرہ
کہ مدح میں نہی کی ترک است گفاری	شہا کمال ہے دانش کا برت یا قدر

مبالغہ نقلی کسی صفت میں کی	جو عرض کین زمین پہنچتی تائیں ساری
کلام کیوں نہ ہو دانش کا باغ و گلزار	کہ گوشت پوست و لب کا نہ ہے کھار

قطعہ تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر کلکتہ

یہ کلکتہ کر کے آئے حضور	سب رعایا میں خوش بجا شد
کہا دانش نے صریح تاریخ	رواق افزا می شہر ہو گئے شاہ

ایضاً تاریخ مراجعت مع الخیر از سفر دہلی

جا کے دہلی ہزار شکر حضور	آج تشریف شہر میں لائے حضور
صریح سال عرض کرد دانش	ہو مبارک حضور وہ آئیے

ایضاً تہنیت و تاریخ جشن مبارک چہل سال

دہوم جشن چہل سال گرو کی بخش	شاہ ہم بکا ہے خورند مبارک ہو
-----------------------------	------------------------------

سال اس جشن کا پوچھیں اگر علم حضرت

کہو۔ یہ جشن خداوند مبارک ہو
۲۳ ۵۱۳

قطعه تاریخ طبع شنوی طبعزاد میر زمین انیس دکن
مداح آل رسول الثقلین استادی عالیجناب
مولوی سید اصغر حسین صاحب قبلہ ناجی مدظلہ العالی

شاد ہو دلائل لطیف حمدیہ آج

شنوی یہ ہو گئی مطبوع طبع خالص

خوب ہی بند نصیب کی یہ واہ آج

طبع ناجی کہایہ مصرع تاریخ طبع

ایضا قطعه از نتایج افکار روزگار عالیجناب
عمومی میر دلاور علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دانش تخلص مصنف مثنوی ہذا

تخفہ عثمانیہ از فضل حق	تثنوی مختصر ہم محتوی است
زانکہ شد آئینہ نشی با تثنوی	گو یا این ہم کلام مولوی است
قوال بنائے زمان است ارچہ را	بہ زخردارے ہر طالع جوی است
لیکن ارخواہ خدا گیرد فروغ	انچہ حسن ظاہری و معنوی است
رایگان نبود ریاضت انچہ رت	از قوی قادر امیدم قوی است
لایق ابن اخ چو سال طبع خواست	کو جوان تازہ سنجگوی نوی است
ز درقم دانش بیاس خاطرش	این چہا مطبوع جانہا تثنوی است

۲۲ ۱۳

ایضاً اولہ

تخفہ عثمانیہ میں نے کہی تہی تثنوی	بہ زہد نورعین خسرو عالم مقام
-----------------------------------	------------------------------

اسکوب چھو دیا، ازبر سے نفع عام	فضل حق سے قدراں لایق بیتجی مرے
کردگار شنوی مطبوع دہا ہوا م	مصرعہ تاریخ فصلی کجی دانش رقم

ایضاً قطعہ تاریخ زادہ طبع سچیدان امیدوار
رحمت ایزد منان میر محمود علی لایق تخلص
کترین شاگرد حضرت ناجی مدوح مدظلہ العالی

تخنہ ایسے بہت مین کیا ب	عمو نے یہ شنوی کہی ہے
مضمون مین یا کرد رنجوش آب	شیرین ہے سخن کلام ہے صاف
کیا کیا اسمین لکھے مین آداب	منظوم ہے وعظ و پند کیا کیا

لایق نے کہا یہ طبع کا سال

کیا خوب ہے شنوی نایاب

ایضاً اول

یہ عالمی شنوی حضرت دانش	چپی بہتر بفضل خالق اکبر
کہی یہ طبع کی تاریخ لایق نے	چپی ہے شنوی پاکیزہ کیا بہتر

ایضاً اول

میرے عمو حضرت دانش کی ہے	تحفہ عثمانیہ یہ شنوی می
اس کے مضمون میں عمو نفع بخش	خاص بہر شہزادہ گو کہی
کیسے کیسے ہیں نصائح مندرج	حتیٰ اب زر سے گر لکھے کوئی
اسکی طوفانی ہے تعریف اس لئے	منصفان نکتہ دان پر چوڑی

کہئے لایق مصرع تاریخ طبع

کیا ہی بہتر چپ گئی یہ شنوی

ایضاً اول

تمغہ عثمانیہ جو شبنوی دانش کی ہے	شکر حق وہ ہو گئی یہ باجوع تحفہ شبنوی
----------------------------------	--------------------------------------

مصرع تاریخ او سکی طبع کا لائق کہو

مترکہ باداب ہو بی مطبوع تحفہ شبنوی

طبع زاد خبا یہ کوثر علیضاً کوثر بلینہ زخبا یو می سلیمہ انضاً

منظوم میں شبنو کیے اس میں حال	عالی ہوا اس نظم سے نام دانش
-------------------------------	-----------------------------

تم مصرع تاریخ یہ کہد و گوثر

ہے کاشف اسرار کلام ہنش



